Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 04, October - December 2025, **PP**:53-62
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

قرآن حکیم کی روشنی میں مقام مصطفیٰ ﷺ اور اسکے اثرات کا مطالعاتی جائزہ

A Study of the Status of the Prophet (PBUH) in the Light of the Holy Qur'ān and Its Effects

1. Dr. Farida
faridakakar5@gmail.com

Lecturer,
Department of Islamic Studies,
Sardar Bahadur Khan Women University Quetta.

How to Cite:	Dr. Farida. 2025: "A Study of the Status of the Prophet (PBUH) in the Light of the Holy Qur'ān and Its Effects". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (04): 53-62.
Article History:	**Received**: 15-11-2025 / **Accepted**: 20-12-2025 / **Published**: 26-12-2025
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

قرآن حکیم کی روشنی میں مقام مصطفیٰ ﷺ اور اسکے اثرات کا مطالعاتی جائزہ

A Study of the Status of the Prophet (PBUH) in the Light of the Holy Qur'ān and Its Effects

Dr. Farida
Lecturer,
Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women University Quetta.
faridakakar5@gmail.com

Abstract

The Qur'ān delineates the unparalleled status of the Prophet Muhammad (PBUH), presenting him not merely as a messenger but as the ultimate exemplar of divine guidance and moral perfection. The recognition of his Maqām (exalted rank) constitutes an essential component of Islamic belief, wherein obedience, reverence, and love for the Prophet are directly linked to the completeness of faith. This elevated position, as articulated in various Qur'ānic verses, manifests in two dimensions: theological significance and socio-practical impact. Theologically, Maqām-e-Muṣṭafā affirms his role as the medium of divine mercy, the seal of prophethood, and the embodiment of Qur'ānic values. Practically, it inspires individual spiritual refinement, fosters collective solidarity, and establishes a framework for justice and ethical conduct within society. By integrating doctrinal principles with practical imperatives, the Qur'ān underscores the enduring relevance of the Prophet's status for the preservation of Islamic identity and the moral flourishing of the Muslim Ummah. This study, therefore, provides an analytical exploration of the Qur'ānic discourse on Maqam-e-Mustafa and its transformative impacts on both individual and communal levels.

Keywords: *Qur'ānic Discourse, Prophet Muhammad, Islamic Identity, Theological Significance, Socio-practical Impact, Divine Mercy.*

تمہید

اسلامی تعلیمات میں حضرت محمد ﷺ کا مقام و مرتبہ نہایت عظیم اور منفرد ہے۔ قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ کی ذات کو وہ بلند مقام عطاء کیا گیا ہے جو تاریخ انسانی میں کسی اور شخصیت کو نصیب نہیں ہوا۔ قرآنِ حکیم اور احادیثِ مبارکہ نے بارہا اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ آپ ﷺ کو نہ صرف انبیاء و رسل پر برتری حاصل ہے بلکہ قیامت تک کے لیے آپ ﷺ کی رسالت کو معیارِ ہدایت قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید نہ صرف آپ کی نبوت اور رسالت کو واضح کرتا ہے بلکہ امت کو یہ باور بھی کراتا ہے کہ آپ ﷺ کے مقام کو تسلیم کرنا اور اس کے اثرات کو اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں نافذ کرنا عین ایمان کا تقاضا ہے تاکہ امت مسلمہ اپنی عملی و فکری زندگی میں اسے اپنا رہنما بنا سکے۔ زیرِ نظر مقالہ قرآن حکیم کی روشنی میں مقامِ مصطفیٰ کو اجاگر کرنے اور اس کے اثرات و ثمرات کی تحقیق پر مشتمل ہے۔

تحقیقی سوالات

1. قرآنِ حکیم میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ کس انداز میں بیان کیا گیا ہے؟
2. امتِ مسلمہ کے اعتقاد و عمل پر مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

3. امتِ مسلمہ کی فکری و تہذیبی تشکیل پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

منہج تحقیق

حضرت محمد ﷺ کے مقام کا قرآن مجید کی روشنی میں جائزہ لینے کے لیے بیانیہ اور تجزیاتی طریقہ کار اپنایا گیا ہے۔

قرآن حکیم کی روشنی میں مقام مصطفیٰ ﷺ

1: اوّل المسلمین

سورۃ الانعام میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

"وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ"[1]

حضور کریم ﷺ کا سب سے پہلے مسلم ہونے کا یا تو یہ مطلب ہے کہ اپنی امت میں سب سے پہلے آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لائے اور آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت آپ کی دعوت سے مشرف ہوئی، یا اوّلیت سے مراد اوّلیت حقیقی ہے کہ سب مخلوقات سے پہلے اللہ تعالیٰ کی توحید کا عرفان ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ ﷺ کو ہوا، کیونکہ ہر چیز سے پہلے حضور ﷺ کے نور کی تخلیق ہوئی اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی اپنے رب کی توحید کی شہادت دی۔[2] جیسا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ان النبی ﷺ قال کنت اول الانبیاء فی الخلق واخرہم فی البعث"[3]

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری تخلیق تمام انبیاء سے پہلے ہوئی اور بعثت سب کے بعد۔

یعنی نبی کریم ﷺ کی پیدائش سب مخلوق سے پہلے ہوئی۔ نور محمد ﷺ کے کائنات میں سب سے پہلے تخلیق کئے جانے اور آپ ﷺ کو آدم علیہ السلام سے پہلے شرف نبوت کا تذکرہ بہت سی احادیث میں آیا ہے، جنہیں مختلف الفاظ میں، ائمہ صحیحین کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی بیان کیا ہے۔ گویا نبی اکرم ﷺ کا نور مبارک کائنات میں اوّلین تخلیق ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث" [4]

"میں تخلیق کے لحاظ سے تمام انبیاء میں اوّل اور مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری (نبی) ہوں۔"

اسی طرح حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"کنت بین نورا یدی قبل ربی خلق آدم باربعة عشر الف عام" [5]

"میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کی بارگاہ میں نور کی صورت میں موجود تھا۔"

2: رحمۃ للعالمین

قرآن پاک میں آتا ہے:

" وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" [6]

محمد ﷺ کو خدا پاک نے یہ بڑا مقام اور رتبہ بھی دیا ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیاء و رسل ہدایتِ آسمانی لے کر بھیجے گئے، وہ کسی خاص خطے یا خاص زمانے یا خاص قوم کے لیے آئے، لیکن جب سلسلہ انبیاء کے اختتام پر نبی خاتم ﷺ کو مبعوث

فرمایا گیا تو انہیں تمام لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا، آپ ﷺ کا دائرہ نبوت پوری انسانیت پر محیط کیا گیا۔ اس حوالے سے اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا "[7]

کہہ دیجیے اے لوگو بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"وکان النبی یبعث الی قومه خاصة وبُعِثت الی الناس عامة"[8]

"ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا رہا جبکہ مجھے عامۃ الناس کی طرف مبعوث کیا گیا۔"

لفظ "عالمین"، عالم کی جمع ہے اور عالم اللہ کے سوا تمام جہان کو کہتے ہیں، جس میں انبیاء، ملائکہ، جنس وانس سب داخل ہیں۔ حضور ﷺ ان سب کے لئے رحمت اور اللہ کی نعمت ہیں۔ اس لئے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک، زمین و آسمان میں، دنیا و آخرت میں، روح و جسم میں، قیامت سے آخرت تک، مؤمن ہو یا کافر، جن ہو یا حیوان وغیرہ اللہ کے سوا سب کے سب کے لیے نبی اکرم ﷺ رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ مندرجہ بالا نصوص کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے، تو اس میں اہل ایمان کی تخصیص نہیں بلکہ آپ ﷺ کی رحمت سے عالمین کے سبھی مؤمن و کافر فیض یاب ہو رہے ہیں۔ رہے اہل ایمان تو ان کیلئے رحمت یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کی وجہ سے دولت ایمان وہدایت سے مالا مال اور عمل صالح کے حسین و جمیل زیور سے آراستہ ہوئے، پھر آپ ﷺ کی بعثت کی وجہ سے کرۂ ارض پر اللہ تعالیٰ کی عمومی گرفت جیسے کہ اُمم سابقہ کو کلی طور پر ہلاک کرتی رہی۔ وہ اس سے آپ ﷺ کی عمومی رحمت کے باعث محفوظ رہے۔

3: خاتم النبیین

حضور انور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ کتاب اللہ میں ہے:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔[9]

محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

نبوت و رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، حضور اکرم ﷺ پر آکر ختم ہوا۔ اب آپ ﷺ نبوت و رسالت کی آخری کڑی ہیں، آپ ﷺ ہی خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا آپ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ کذاب دجال ہے، اس پر ایمان لانے والا اور اس کی نبوت کو تسلیم کرنے والا کافر ہو گا۔ اللہ رب العزت نے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت سے دین اسلام کی تکمیل فرمادی کہ اس سے آگے انسانوں کو کسی اور نبی کی ضرورت نہ رہی، حضور ﷺ کے وجود کی صورت میں آخری نعمت عطاء کر دی گئی۔ آپ ﷺ کے دین اسلام پر تمام ادیان سماویہ کو ختم فرمایا، جس طرح آپ ﷺ کے دین کے بعد کوئی دین نہیں، اسی طرح آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن پاک میں اس کی وضاحت بڑی صراحت کے ساتھ ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا"[10]

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

دین کی تکمیل کا مطلب وحی کی تکمیل ہے، کیونکہ اب وحی کے ذریعے ہدایت آسمانی کی مزید ضرورت باقی نہیں رہی، اس لیے کہ ہدایت آسمانی کا کوئی ایسا حصہ نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر نازل نہ کیا ہو، قرآن و سنت قیامت تک کے لیے تمام انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہیں۔ کاملیت دین یہ ہے کہ پہلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہو اور قیامت تک اس پر عمل ہو تا رہے۔ اس کے علاوہ اکمال دین کا مطلب ہے کہ دین کو ایک ایسا نظام زندگی بنایا جس میں روز مرہ زندگی سے متعلق مسائل کا حل موجود ہے اور کسی کو بھی کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے علاوہ دین اسلام کی یہ تکمیل ایک نعمت سے کم نہیں ہے۔ الغرض یہ کام اللہ پاک نے رسول محمد ﷺ کے حصے میں ڈالا کہ آپ کا دین اس عالم کا آخری اور مکمل دین ہوا۔

4: رفع ذکر

ارشادِ خداوندی ہے کہ:

”وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ“[11]

اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔

سرکار دو عالم ﷺ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ ﷺ کی پیدائش اور بعثت سے پہلے تمام انبیائے کرام علیہ السلام سے یہ عہد لیا کہ آپ سب محمد پر ایمان لائیں۔ تو آپ ﷺ کے اس دنیا میں وجود آنے سے پہلے تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے حضرت محمد مجتبیٰ ﷺ پر ایمان لانے کا اللہ پاک سے عہد کیا۔[12] جیسا کہ قرآن میں اس عہد کا ذکر کیا گیا ہے:

وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّ حِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَ اَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَ اَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ۔[13]

”اور جب اللہ نے پیغمبروں سے میثاق لیا، اگر میں تم کو کتاب اور حکمت دے دوں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے تصدیق کرتا ہے اس کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے کہا اس نے کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ کہا انہوں نے ہم اقرار کرتے ہیں کہا اس نے تو پھر گواہ ہو جاؤ اور ہم بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہیں۔“

رفع ذکر محمد ﷺ کی شان اور عظمت ہے۔ اللہ نے آپ کو اتنا بڑا مقام دیا ہے کہ رفع ذکر سے آپ کو نوازا ہے۔ الغرض حضور اقدس ﷺ کے رفع ذکر سے مراد یہ ہوا کہ اللہ پاک نے ہر چیز میں اپنے نام کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر کیا ہے، چاہے وہ اذان میں ہو، اقامت میں ہو یا نماز میں ہو۔ غرض یہ کہ بہت سے مقامات پر اپنے ساتھ نبی آخر الزمان ﷺ کا ذکر کیا ہے اور پھر نا صرف نام ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے بلکہ آپ ﷺ پر ایمان لانا اور آپ ﷺ کی اطاعت کرنا بھی لازمی کر دیا۔ حتیٰ کہ قرآن میں یہ بھی کہا ہے کہ نبی کی اطاعت در اصل اللہ کی اطاعت ہے اور جو کوئی نبی پر ایمان نہ لائے آپ کی اطاعت نہ کرے وہ کافر ہو گا۔

مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رفع ذکر یہ ہے کہ تمام اسلامی شعائر میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا نام مبارک لیا جاتا ہے۔ ساری دنیا میں مناروں اور منبروں پر اشہد ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ اشھد ان محمداً رسول اللہ پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان نبی ﷺ کا نام بغیر تعظیم کے نہیں لیتا اگرچہ وہ مسلمان بھی نہ ہو، ہر کوئی آپ ﷺ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیوں کہ اللہ نے آپ ﷺ کو یہ مقام عطاء کیا ہے۔ یہاں پہ تین نعمتوں کا ذکر ہے: شرح صدر، وضع وزر،

رفع ذکر، ان تینوں کو تین جملوں میں ذکر فرمایاہے اور سب میں فعل اور مفعول کے درمیان ایک حرف لَکَ یاعَنکَ لایا گیاہے اس میں رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت اور خاص عظمت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب کام آپ کی خاطر کئے گئے ہیں۔[14]

5: سراج منیر

نبی کریم ﷺ کو سراج منیر کا مقام بھی عطاء کیا گیاہے، یعنی آپ ﷺ کو ساری دنیا کے لئے ایک روشن چراغ بنا کے بھیج دیاہے۔ اللہ پاک نے حضور انور ﷺ کو خطاب فرمایاہے :

"يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا،وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا"[15]

"اے پیغمبر بیشک ہم نے تمہیں شہادت دینے والا، بشارت سنانے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا ایک روشن و منور چراغ بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔"

مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے نبوت سے پہلے کے حالات اور اس قوم اور ملک کے حالات جس میں آپ ﷺ پیدا ہوئے اور وہ حالات جس میں آپ ﷺ پیدا ہوئے اور وہ حالات جن میں آپ ﷺ نے پرورش پائی اور پھر عظیم الشان کارنامہ جو نبی ہونے کے بعد آپ ﷺ نے انجام دیا، یہ سب کچھ ایک ایسی روشن نشانی ہے جس کے بعد کسی اور نشانی کی ضرورت نہیں تمام انسانیت کے لیے ایک روشن دلیل ہیں۔[16]

نبی اکرم ﷺ کو روشن چراغ سے اس لئے تشبیہ دی گئی ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ساراعرب ظلمت کی گہرائیوں میں گرے ہوئی جاہل قوم کو سعادت دارین کا راستہ دکھانے کے لیے جس روشنی کی ضرورت تھی، وہ روشنی اس رسول ﷺ میں ہے۔ روشن چراغ کی گمراہ اور ہدایت یافتہ دونوں کے لیے ضرورت ہے۔ گمراہ کو راستہ دکھانے اور ہدایت یافتہ کو صحیح راستے پہ مستقیم کر دیتے ہیں اور غلط راستے پہ چلنے سے بچادیتے ہیں۔ بعض اوقات کوئی ہدایت یافتہ شخص کے پاس روشنی نہ ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی کسی کھائی میں گر جاتاہے، اسی طرح بہت سے مسلمان بغیر روشنی کے کسی نہ کسی کھائی میں گرتے نظر آتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ اس روشن چراغ سے کماحقہ فائدہ نہیں اُٹھاتے۔

6: مقام محمود

نبی کریم ﷺ کو مقام محمود سے بھی نوازاہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا "[17]

"قریب ہے کہ اللہ تجھے ایک ایسے مقام میں پہنچادے جو نہایت پسندیدہ مقام ہو۔"

ابن کثیر مقام محمود کا معنی ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"إجعل هذا الّذي أمرتک به، لنقيمک يوم القيامة مقامًا يحمدک الخلائق کلّهم وخالقهم تبارک وتعالي."[18]

"اے محبوب! آپ یہ عمل (نماز تہجد) ادا کیجئے جس کا کہ آپ کو حکم دیا گیاہے تاکہ روزِ قیامت آپ کو اس مقام پر فائز کیا جائے جس پر تمام مخلوقات اور خود خالقِ کائنات بھی آپ کی حمد و ثناء بیان فرمائے گا۔"

قرآن میں جس مقام محمود کا ذکر ہوا ہے اس آیت کے حوالے سے مختلف روایات آتی ہیں جیسا کہ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ ﷺ کو سب سے پہلے زمین سے اُٹھایا جائے گا اور شفاعت بھی سب سے پہلے آپ ﷺ ہی کریں گے اور یہ

یہی مقام محمود ہے جس کا وعدہ اللہ پاک نے قرآن میں آپ ﷺ سے کیا ہے۔بیشک نبی کریم ﷺ کو ایسا مقام دیا جو کسی اور نبی کو نہیں دیا، جس میں کوئی انسان آپ ﷺ کا ہمسر نہیں۔[19] مولانا غلام رسول سعیدی مقام محمود کے بارے چار اقوال ذکر کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کو شفاعت کبریٰ عطاء کرنا، دوسرا آپ ﷺ کو حمد کا جھنڈا اعطاء فرمانا، تیسرا آنحضور ﷺ کو یہ اذن دینا کہ مسلمانوں کو جہنم سے نکال کے جنت میں لے جانا اور چوتھا یہ کہ نبی ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پہ بٹھانا (یہ قول مخدوش ہے)۔[20]

حضرت جابرؓ کی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی۔۔۔و اعطیت الشفاعة" [21]

"مجھے پانچ چیزیں عطاء کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔۔۔اور مجھے شفاعت عطاء کی گئی۔"

اس حدیث میں ان پانچ چیزوں میں سے ایک چیز شفاعت ہے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنة و بین الشفاعة،وھی لمن مات لایشرک باللہ شیئا"[22]

"میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام لانے والا آیا، پھر اس نے مجھے دو باتوں میں اختیار دیا یا تو میری نصف امت کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے یا سفارش کا موقع عطاء فرمائے گا۔ تو میں نے سفارش کو پسند کر لیا اور یہ شفاعت ہر اس مسلمان کے لیے ہے جو شرک پر نہیں مرے گا۔"

محمود وہ مقام ہے جس پر آخرت کے دن نبی ﷺ کو فائز کیا جائے گا۔ بعض علماء نے اس سے آپ ﷺ کا قیام مراد لیا ہے، مطلب روز محشر آپ ﷺ کو جس مقام پر کھڑا کیا جائے گا اسے مقام محمود کہتے ہیں۔بعض نے اس سے خاص مقام، رتبہ و منزلت مراد لیا ہے جس میں یوم آخرت نبی پاک ﷺ کو فائز کیا جائے گا۔

7: ساقی کوثر

صرف حضور انور ﷺ کو خصوصی کوثر عطاء کیا گیا۔ ارشادِ الٰہی ہے کہ:

"اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ "[23]

"بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطاء فرمایا۔"

عربی زبان میں کوثر کا لفظ کثیر تعداد یا مقدار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ سفیان بن عیینہؒ نقل کرتے ہیں کہ کسی بوڑھی عورت کا بیٹا سفر سے واپس آیا، کسی نے پوچھا: کیا لے کر آیا؟ کہا کہ آب کوثر یعنی بہت سارا مال۔[24] "کوثر" کثرت سے نکلا ہے جس کے معنی خیر کثیر کے ہے اور اس میں حوض جنت بھی، جیسا کہ مجاہدؒ کہتے ہیں کہ اس سے دنیا اور عقبیٰ دونوں کی بہت سی بھلائیاں مراد ہے۔ عکرمہؒ کہتے ہیں کہ نبوت، قرآن، ثواب، آخرت وغیرہ کوثر ہے، لیکن ابن عباسؓ کا قول ہے کہ نہر کوثر مراد ہے جیسا کہ ابن جریرؒ نے بھی یہی کہا ہے کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے۔[25] فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر میں کوثر کے حوالے جو بات بیان کرتے ہیں اس کے مطابق "الۡکَوۡثَرَ" سے مراد آپ ﷺ کی اولاد ہے۔ کہتے ہیں یہ سورہ چونکہ ان لوگوں کی رد میں نازل ہوئی ہے جو آپ ﷺ کو نرینہ اولاد نہ ہونے پر طعنہ دیتے تھے۔ پس اس کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ آپ ﷺ کو ایسی نسل عنایت فرمائے گا جو ہمیشہ باقی رہے۔[26] چنانچہ حوض کوثر جنت میں صاف پانی کا ایک نہایت وسیع چشمہ ہے۔ جنتی جب حساب کتاب کے بعد جنت میں جائیں گے اور اپنی پیاس

حوض کوثر سے ہی بجھا کے لطف اندوز ہو جائیں گے۔ یہ ایسا پانی ہو گا جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد جیسا میٹھا، خوشبو دار، روشن اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہو گا۔ یہ پانی رسول اکرم ﷺ جنتیوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے پلائیں گے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ کے اثرات

اوّل: اعتقادی اثرات

- **ایمان کی تکمیل:** قرآن حکیم واضح کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ "[27]

سو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی امی ہیں۔

اس آیت سے واضح ہوا کہ رسول کی تصدیق ایمان کے بنیادی تقاضوں میں شامل ہے۔

- **اطاعتِ رسول کو اطاعتِ الٰہی قرار دینا:** ارشاد الٰہی ہے:

"مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ"[28]

جس نے رسول کی اطاعت کی سو اس نے اللہ کی اطاعت کر لی۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقام مصطفیٰ ﷺ کا اثر یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت رسول ﷺ کی اطاعت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

دوم: اخلاقی اثرات

- **اسوہ حسنہ کی پیروی:** نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

"لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ "[29]

البتہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ کا سب سے بڑا اخلاقی اثر یہ ہے کہ امت اپنی زندگی کے ہر پہلو میں آپ ﷺ کے کردار کو نمونہ بنائے۔

- **محبتِ رسول اور اخلاقی انقلاب:** قرآن میں ارشاد ہے:

"النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ "[30]

نبی مومنوں کے زیادہ قریب ہیں ان کی اپنی جانوں کی بہ نسبت۔

یعنی نبی ﷺ کا مقام اس قدر بلند ہے کہ وہ مؤمنوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ اس کا اثر یہ ہے کہ محبتِ رسول اخلاقی و روحانی تربیت کی بنیاد بنتی ہے۔

سوم: عملی و اجتماعی اثرات

- **اتحادِ امت:** قرآن نے حکم دیا:

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا "[31]

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔

رسول اللہ ﷺ کے مقام کو تسلیم کرنا اور ان کی تعلیمات پر چلنا امت کو انتشار سے بچاتا اور وحدت بخشتا ہے۔

- **عدل و انصاف کا قیام:** آپ ﷺ کو "قائم بالحق" اور "داعی الی العدل" قرار دیا گیا، لہٰذا آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا اجتماعی عدل و انصاف کے قیام کا ذریعہ ہے۔

چہارم: روحانی اثرات

- **قربِ الٰہی کا ذریعہ:** ارشادِ ربانی ہے کہ:

"قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ "[32]

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مقام کو مان کر اور آپ ﷺ کی پیروی کر کے ہی بندہ اللہ کی محبت و قرب حاصل کر سکتا ہے۔

- **شفاعت و رحمت:** قرآن میں نبی ﷺ کو "رحمۃً للعالمین"[33] کہا گیا۔ اس کا اثر یہ ہے کہ آپ ﷺ کی شفاعت اور رحمت امت کی بخشش اور فلاح کا ذریعہ ہے۔
- **سماجی مساوات اور فروغِ امن:** مقام مصطفی ﷺ نے نہ صرف مذہبی بلکہ تمدنی پہلوؤں پر بھی اثر ڈالا۔ قرآن کی روشنی میں آپ ﷺ کی تعلیمات نے انسانی مساوات کو فروغ دیا۔ جہالت، ظلم اور بت پرستی کا خاتمہ کیا۔ علم و حکمت، عدل و مساوات اور امن و رواداری کی بنیاد رکھی۔

نتیجہ بحث

مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا مطالعہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس تمام مخلوقات کے لیے معیارِ ہدایت اور سرچشمۂ نور ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات ہمیں یہی پیغام دیتی ہیں کہ آپ ﷺ کی اطاعت، محبت اور تعظیم کے بغیر ایمان و اسلام مکمل نہیں۔ عصرِ حاضر میں امت کے اتحاد اور اصلاح کے لیے مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے فہم اور اس پر عمل پیرا ہونا از حد ضروری ہے۔ قرآنِ حکیم کی روشنی میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا مطالعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے منتخب اور برگزیدہ رسول ہیں جنہیں ہدایتِ کاملہ، اخلاقِ عظیم اور رحمتِ عالمین کی صفت سے نوازا گیا۔ قرآن مجید نے آپ ﷺ کے منصبِ رسالت، اطاعت کی لازمی حیثیت، اسوۂ حسنہ اور شفاعت جیسے پہلوؤں کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا ہے، جس سے آپ ﷺ کا منفرد اور بلند مقام نمایاں ہوتا ہے۔ اس مقامِ نبوی کے فرد اور معاشرے پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں عقیدۂ توحید کی مضبوطی، اطاعتِ رسول ﷺ کے ذریعے عملی زندگی کی درست رہنمائی، اخلاقی تطہیر اور سماجی عدل کا قیام شامل ہے۔ یوں قرآن کی ہدایات کے مطابق مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو سمجھنا نہ صرف ایمانی پختگی کا ذریعہ ہے بلکہ ایک متوازن، صالح اور باوقار اسلامی معاشرے کی تشکیل میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

References

1 Al Qurʾān 6:163.
2 Al-Azharī, Pīr Karam Shāh, *Tafsīr Ḍiyāʾ al-Qurʾān*, (Lahore: Ḍiyāʾ al-Qurʾān Publications, 2019), 1/619.
3 Al-Qurṭubī, Muḥammad ibn Aḥmad ibn Abī Bakr, *Al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān,* (Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 2009), 9/143.
4 Al-Hindī, ʿAlāʾ al-Dīn ʿAlī ibn Ḥisām al-Dīn al-Muttaqī, *Kanz al-ʿUmmāl fī Sunan al-Aqwāl wa-l-Afʿāl*, (Cairo: Muʾassasat al-Risālah, 1999), Kitāb al-Faḍāʾil min Qism al-Afʿāl, al-Faṣl al-Thālith fī Faḍāʾil Mutafarriqah, ḥadīth no. 32126.
5 Al-Qasṭallānī, Aḥmad ibn Muḥammad, *Al-Mawāhib al-Ladunniyyah bi-l-Minḥ al-Muḥammadiyyah*, (Beirut: al-Maktabah al-Islāmī, 2004), 1/46.
6 Al Qurʾān 21:107.
7 Al Qurʾān 7:158.
8 Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ*, (Damascus: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH), Kitāb al-Tayammum, Bāb Qawl al-Nabī "Juʿilat…", ḥadīth no. 335.
9 Al Qurʾān 33:40.
10 Al Qurʾān 5:3.
11 Al Qurʾān 94:4.
12 Al-Baghawī, Al-Ḥusayn ibn Masʿūd, *Maʿālim al-Tanzīl* (Riyadh: Dār Ṭayyibah li-l-Nashr wa-l-Tawzīʿ, 1997), 4/469.
13 Al Qurʾān 3:81.
14 Muḥammad Shafīʿ, Mufti, *Maʿārif al-Qurʾān*, (Karachi: Maktabah Maʿārif al-Qurʾān, 2008), 8/771.
15 Al Qurʾān 33:45.
16 Mawdūdī, Abū al-Aʿlā, *Tafhīm al-Qurʾān*, (Lahore: Idārah Tarjumān al-Qurʾān, 2011), 1/106.
17 Al Qurʾān 17:79.
18 Ibn Kathīr, Ismāʿīl ibn ʿUmar al-Qurashī al-Dimashqī, *Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm*, (Riyadh: Dār Ṭayyibah li-l-Nashr wa-l-Tawzīʿ, 1997), 5/103.
19 Ibid., 5/105.
20 Saʿīdī, Ghulām Rasūl, *Tibyān al-Qurʾān*, (Lahore: Rūmī Publications, 2000), 6/780.
21 Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Tayammum, Bāb Qawl al-Nabī "Juʿilat…", ḥadīth no. 335.
22 Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, *al-Sunan*, (Egypt: Sharikat Maktabah wa-Maṭbaʿah, 1975), Bāb Ṣifat al-Qiyāmah, ḥadīth no. 2441.
23 Al Qurʾān 108:1.
24 Al-Qurṭubī, *Al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*, 21/216.
25 Ibn Kathīr, *Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm*, 8/499.
26 Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn Muḥammad ibn ʿUmar, *Al-Tafsīr Al-Kabīr*, (Cairo: al-Jāmiʿah al-Azhar, 1997), 32/313.
27 Al Qurʾān 7:158.
28 Al Qurʾān 4:80.
29 Al Qurʾān 33:21.
30 Al Qurʾān 33:6.
31 Al Qurʾān 3:103.
32 Al Qurʾān 3:31.
33 Al Qurʾān 21:107.